مسلم امۃ کے موجودہ مسائل اور ان کے حل اسلام کی رو سے:

پوری دنیا میں آج سب سے زیادہ جس مسئلے پہ بات کی جا رہی ہے انسانی حقوق اور انسانیت کے حوالے سے وہ اسرائیل اور فلسطین کے مسلمانوں میں ظلم اور بربریت کے بارے میں ہے۔ اسرائیل ایک مسلمان ملک ہونے کے باوجود دوسرے مسلمان ملک پر جس طرح ظلم اور بربریت کا مظاہرہ کر رہا ہے اس پر تو غیر مسلم بھی آواز اٹھا رہے ہیں اور دوسری طرف تاریخ کی سب سے بڑی جنگ یا تصادم ایران اور سعودی عرب کا بھی نظر آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ممالک ہی آپس میں جھگڑوں میں گھرے ہوئے ہیں جب کہ مغربی ممالک یا بھی غیر مذہبی ان سے کہیں آگے نکل گئے ہیں اور ابھی بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اسی سے اگر اندازہ لگائیں تو مسلم امۃ کا آج سب سے بڑا مسئلہ شدت پسندی، تفرقہ بازی، نسل پرستی، فرقہ واریت اور اخلاقی بے راہ روی ہے جس کی وجہ سے وہ تعلیم میں بھی پیچھے ہیں اور غربت کا بھی شکار ہیں۔ اور اسلام ہمیں انھیں سب سے روکتا ہے کہ آپس میں اتحاد سے رہو، اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرو اور فرقہ واریت سے بچو اور علم حاصل کرو اگرچہ اس کے لیے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ لیکن مسلم امۃ تو ایک دوسرے کو ہی ختم کرنے پہ تلی ہوئی ہے۔

مسائل

1) **شدت پسندی**: عصر حاضر میں پایا جانا والا سب سے بڑا مسئلہ شدت پسندی ہے۔ مسلمان ممالک کے بیشتر حصے جو کہ آج بھی اسلام کے نام پر شدت پسندی یا شر پھیلاتے ہیں۔ عرب ممالک کا تضاد آج بھی ایران اور اس کے ہمسائے ممالک سے یہی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے طرز عمل کو پسند

نہ کرتے ہوئے ایک دوسرے پر فائق ہونا چاہتے ہیں۔ پوری دنیا میں اپنے طرزِ عمل کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں اب بھی سندھ پنجاب یا دوسرے صوبوں کے دیہاتی علاقوں میں غیرت اور اسلام کے نام پر قتل ہو جاتے ہیں۔ بیٹیوں کو آج بھی پیدا ہوتے ہی دفن کر دیا جاتا ہے۔ بھائی باپ پسند کی شادیوں پر ملنے اور تعلق ختم کر دیتے ہیں۔ شوہر اپنے گھر والوں کی باتوں میں آ کر بیوی کو سولی چڑھا دیتے ہیں۔ جس دور میں سائنس اتنی ترقی کر رہی مسلم ممالک ابھی جھگڑوں میں الجھے ہوئے ہیں۔

تفرقہ بازی: اسلام اتحاد اور ایکا کا سبق دیتا ہے لیکن مشرقِ وسطیٰ کے ممالک مغربی طرز اپناتے ہوئے صرف اپنے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ اُدھر یورپی ممالک ایک دوسرے سے تجارت مفت (بغیر ٹیکس) کے کر رہے ہیں لیکن مسلمان ممالک جیسے بنگلادیش، ایران، عراق، پاکستان، سعودی عرب، مصر آپس میں ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہنچنے کے غرض سے تجارت پر ٹیکس لگاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بجائے آپس میں ہی الجھے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔ لیکن آج کل کے مسلمان دولت اور طاقت کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہیں۔ ایک طرف اسلامی تبلیغ کریں گے اور دوسری طرف اپنے گھر میں بھائی سے یا والدین سے تضاد ہوگا جائیدادوں پر۔ ایک گھر میں بھی اگر پانچ افراد ہیں تو ہر ایک کا دوسرے سے اختلاف ہوگا۔ جب گھروں میں ہی اتحاد نہیں ہوگا تو پھر معاشرہ میں اور پھر ملکوں میں کیسے آئیگا۔

نسل پرستی: حضور نبی کریم ﷺ اپنے آخری خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں "کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر فوقیت حاصل نہیں"۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبۃ الحجۃ الوداع کے موقع پر اس بات کو واضح کر دیا کہ رہتی دنیا تک کسی مسلمان بھائی کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہوگی تمام مسلمان برابر ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ لیکن اس بات کا عملی نمونہ تو کسی ملک میں نظر نہیں آتا۔ جہاں جس کے پاس دولت اور طاقت ہوگی وہ غریب اور کمزور کو دبائے گا۔ سعودی عرب میں آج بھی ایک ہی خاندان کے لوگوں کو حکومت کرنے کی اجازت ہے اور کبھی بھی کسی غریب کی زمین پر قبضہ ہو جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ پاکستان میں جو غریب کسی کا ملازم ہے تو اس کی نسلیں بھی اُس خاندان کی ملازمت کرتی ہیں۔ الیکشن میں دھاندلی کر کے طاقتور کرسی حاصل کر لیتا اور ایماندار یا غریب پیچھے رہ جاتا ہے اسی طرح غریب ممالک کو قرض کے نام کھائی میں دھکیل دیا جاتا ہے جبکہ امیر ممالک کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

فرقہ واریت: سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی میں نہ پڑو"۔ دوسری طرف حدیث قدسی ہے کہ دنیا میں بہتر فرقے بنیں گے۔ یعنی ہمارے نبی ﷺ نے پہلے ہی پیشگوئی کر دی تھی کہ اُن کی امت آپس میں 72 فرقوں میں بٹ جائیگی اور آج اتنے ہی فرقے بن گئے ہیں۔ پاکستان میں پنجاب کے علاقے پاڑا چنار میں روز دہشتگردی حملے ہو رہے ہیں اور وہ سُنی اتحاد کے ہیں جو کہ شیعہ عوام کو ختم کر رہے ہیں۔ عرب اور ایران بھی آپس میں اسی مسئلہ کی وجہ سے جھگڑوں میں گھرے ہوئے ہیں جس میں لبنان، شام، ایران، مصر جیسے ممالک کو بھی اٹھوں

نے شامل کیا ہوا تھا۔ ہزاروں لوگ بے گناہ ان جھگڑوں میں مارے جاتے ہیں اور کسی کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور روز بہ روز یہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بیگوسلاویہ کی بھی جو حصے مسلمان اکثریت کے تھے آپس میں مذہبی کشمکش کی وجہ سے الگ ہو گئے۔ اور اس سب میں سب سے بڑا کردار ان ممالک کے مُلاں مولوی حضرات کا ہے جو عام انسانوں کے دماغوں کو جھوٹی سچی احادیث سے ایک دوسرے کے اتنا خلاف کر چکے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہیں۔ اور اصل دین سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

اخلاقی بے راہ روی: ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ اخلاق کا سبق دیا اور فرمایا کہ سب میں بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہترین ہو۔ جس میں انھوں نے حسد، غیبت، جھوٹ، چغلی جیسے کاموں سے بھی رکنے کا حکم دیا۔ لیکن آج مسلمان ممالک ان سب کاموں میں ملوث ہیں۔ ایک دوسرے سے تجارت میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ اگر کسی دوسرے ملک کو ادھار دیتے ہیں تو سود پر۔ ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانیاں پھیلاتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانیاں خود کو برتر بنانے کے لیے۔ اسرائیل اور فلسطین کا ہی معاملہ دیکھیں تو اسرائیل نے فلسطین کی سرزمین پر قبضہ کر کے اب انھیں وہاں سے نکال کر خود ساری زمین پر یہودی پھیلنا چاہتے ہیں اور 57 ممالک صرف زبانی حد تک ساتھ دے رہے ہیں۔ جبکہ یہ تمام ممالک ایک ہو کر کوئی کاروائی کریں تو اسرائیل اس حد تک ظلم نہ کرتا۔ ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک سے اتنے اچھے تعلق نہیں رکھتا جتنا مغربی ممالک سے رکھتا ہے۔

غربت: دنیا بھر میں تقریباً 57 ممالک میں سے 45 ممالک غربت کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ تعلیم کی کمی اور اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل سے دوری ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک میں آج بھی عورتوں کو ان کے حقوق مکمل طور پر نہیں دیے جاتے۔ ہر کام میں عورت کی مداخلت یا ہر کام عورت کو کرنے نہیں دیا جاتا جیسے پاکستان میں سیاست، انجینئرنگ، ڈرائیوری جیسے شعبوں میں آج بھی عورتوں کو جانے سے روکا جاتا ہے اور ان کا وہاں کام کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ تعلیم کے حوالے سے بھی مردوں کو دوسرے ملک یا شہر میں جا کر پڑھنے کی اجازت ہوتی جبکہ عورتوں کو نہیں۔ اور اس میں بہت سے ٹیلنٹڈ لوگ/خواتین گھروں تک محدود ہو جاتی ہیں جو ترقی میں کسی ملک کی بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ بہت سے مسلمان ممالک جیسے سوڈان، یمن، شام یا اس جیسے ممالک جہاں صرف ایک یا دو بینک ہیں وہ کس طرح ترقی کریں اور کہا جاتا ہے کہ اسلام میں بینک کا نظام حرام ہے جبکہ اسلام نے خود معاشی نظام کے لیے بہت سے طریقے بتائے ہیں، اسلامی بینک کا نظام بھی اسلام نے بتایا ہے بغیر سود کے جو ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔

مسائل کا حل:

اتحاد و اتفاق: مسلمان ممالک کو چاہیے کہ آپس میں اسلامی شدت پسندی کے بجائے جو اسلام کا اصل حکم ہے اتحاد کا اسے عام کریں آپس میں ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ اور بدگمانیاں پھیلانے کے بجائے ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوں۔ ان کی مدد کریں۔ جو نسل پرستی کا نظام ان ممالک میں عام ہو گیا ہے طاقت کے نشے میں اس کو ختم کر کے تمام انسانوں کو انسان سمجھا جائے، ان سے ہمدردی رکھی جائے۔ معاشرے میں اسلامی نظام کو عام کیا جائے

اور جو شدت پسند مولوی ہیں ان کے خلاف ایسا نظام بنایا جائے کہ ملک میں امن قائم ہو۔ مسلمان ممالک کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ امن قائم کرنے کے نام پر بھی فساد ہی برپا کر رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کو ایک ہو کر یکجہتی سے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے تعلق قائم کرنا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے فائدہ مند ہوں۔ آرگنائزیشن اوف اسلامک کوپریشن کی تنظیم کو بہتر بنائیں اور ان کے اصول کو ایسا رکھیں جیسے اسلام میں بتایا گیا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کے لیے ہر معاملے پر رہنمائی کی ہے

عدل و انصاف کا نظام: اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ

اسلام نے عدل و انصاف کو قائم کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور اس پر بہت زور بھی دیا ہے۔ جس ملک میں عدل و انصاف نہیں ہوتا وہاں نفس پرستی اور شدت پسندی جیسے نظام سر چڑھتے ہیں جو کہ ملک کی ترقی میں بہت کمی واقع کرتے ہیں۔ انسانیت کا بھی اصول انصاف سے شروع ہوتا ہے کہ قرآن میں بھی بتایا گیا ہے عدل و انصاف سے قائم لو اگرچہ وہ تمہارے عزیز کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ افغانستان میں اتنے سال امریکہ جنگ کرتا رہا تمام مسلمان ممالک خاموش رہے۔ آج اسرائیل کو روکنے کے لیے بھی براہ راست کوئی مسلمان ملک نہیں گیا صرف ان کی طاقت کے باعث جبکہ کچھ مسلمان ممالک جیسے ترکی اور سعودی عرب جیسے ملک ان کے ساتھ تجارت کے لیے بھی مان گئے تھے۔ اور ابراہیم ایکارڈ (Abraham Accord) بھی سائن کیا گئے۔ اور ملکی سطح پر انصافی تنظیم خاموش ہیں۔ مسلمان ممالک کو چاہیے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے دور سے سبق لیتے ہوئے اپنے ممالک میں امن و انصاف قائم کرنے والے نظام لائیں۔

تعلیم و تربیت: اسلام جدید تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتا لیکن اسلام تعلیم کے ساتھ حیا اور پردے کا حکم بھی دیتا ہے۔ مسلمان ممالک میں بڑھتی ہوئی مغربی نظام شدت پسندوں کو یہ موقع دیتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم سے بھی محروم رکھتے ہیں۔ مسلمان ممالک کو چاہیے کہ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے، جس طرح پہلے مسلمان ترقی حاصل کرتے رہے ویسے اسلامک اسکول اور یونیورسٹی بنائیں اور اسکالرشپس ایک دوسرے ممالک کے لیے مہیا کریں کہ جس سے آپس میں کشیدگی کم ہو اور ایک دوسرے کو آگے بڑھنے میں مدد کریں۔ مغربی ممالک سے برعکس اپنے تعلیمی نظام کو اتنا بہتر بنائیں کہ کسی مسلمان کو اُن کے جبر و ستم کے باوجود وہاں اپنی تعلیم کے لیے مجبوراً نہ رہنا پڑے اور نہ صرف تعلیم کو فروغ دیں بلکہ اس تعلیم پر عمل کرنے والے نظام بھی قائم کریں۔ رشوت اور کرپشن کا خاتمہ کر کے مکمل میرٹ سسٹم کریں کہ اصل ٹیلنٹ ملک کی ترقی میں مددگار ثابت ہو۔ اس سے انصاف کے ساتھ غربت کا بھی خاتمہ ہوگا۔

خلاصہ: مسلمان ممالک آج جس طرح اسلام سے دور ہو کر جن کاموں میں ملوث ہیں وہ نہ صرف انھیں ایک دوسرے کا ہی دشمن بنا رہی ہیں بلکہ ایک دوسرے کی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا کر رہی ہیں جو کہ غربت کا باعث بن رہی ہے۔ مسلمان ممالک کو چاہیے اپنے آباؤ اجداد کے دور سے سبق حاصل کریں اور اسلام کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر ایک بہتر امن اور انصاف والا معاشی نظام قائم کریں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ایسی تنظیمیں بنائیں کہ اسلامی نظام کو فروغ دیں اور آپس میں تضاد کو کم کریں۔ فرقہ بندی، نسل پرستی جیسے کاموں کو مل کر خاتمہ کریں اور اتحاد سے قائم رہیں جس سے دنیا میں بہتری لائی جا سکے۔